مومن کی گفتگو با مقصد ہو، لغویات سے پرہیز کرے۔ قصوروار اگر سچے دل سے توبہ کرتے ہوئے معافی مانگے تو اس سے صرف نظر کا سلوک کرنا چاہئے

سچی دوستی اللہ سے ہونی چاہئے اور اس کی راہ میں مال، جان اور وقت کی قربانی کیلئے تیار رہنا چاہئے

ہر احمدی خاص طور پر ہر مربی کو جغرافیہ، تاریخ، حساب، طب، آداب گفتگو سے اتنی واقفیت ضرور ہونی چاہئے جتنی عرف عام میں ضرورت ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26 فروری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 فروری 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں بہت سی باتیں بہت سے لوگ لغو اور بلاوجہ کرتے ہیں، بعض لوگ مذاق میں کسی کو کوئی لغو بات کہہ دیتے ہیں جس سے جھگڑے اور مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسی باتیں مجلسوں میں کی جاتی ہیں جو بے فائدہ ہوتی ہیں اور بعض ایسی طنزیہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں جس سے دوسروں کو تکلیف بھی پہنچتی ہے۔ لغو کے لغوی معانی فضول اور بے فائدہ گفتگو یا بغیر سوچے سمجھے بولنے کے ہیں، ناکارہ اور بے وقوفوں والی باتیں کرنے کے ہیں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے مومنوں کو ایسی باتیں کرنے سے روکا ہے جو لغو ہیں۔ مومن کی علامت یہ بتائی گئی ہے کہ جب وہ کوئی لغو دیکھتا ہے تو اس کے پاس سے گزر جاتا ہے۔ پس مومن کے لئے شرط ہے کہ اس کی گفتگو ہمیشہ با مقصد ہو اور ہر قسم کی لغویات سے پرہیز ہو۔ حضور انور نے اس کی بعض مثالیں بیان فرمائیں اور فرمایا کہ ایک مومن کو اپنے رویوں اور سلوک سے، دوسروں کے کام آنے سے، دوسروں پر احسان کرنے سے اپنی قدر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کسی احمدی کا نیک تعارف صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ جماعت کی نیک نامی کا باعث ہوتا ہے اور اس طرح دعوت الی اللہ کے راستے بھی کھلتے ہیں۔ حضور نے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات اور نصائح بیان فرمائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کے ہر مربی کو چاہئے کہ وہ جغرافیہ، تاریخ، حساب، طب، آداب گفتگو، آداب مجلس وغیرہ علوم کی اتنی واقفیت ضرور رکھتا ہو جتنی مجلس شرفاء میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے تھوڑی سی محنت سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے ہر علم کی ابتدائی کتابیں پڑھ لینی چاہئیں۔ فرمایا کہ اس کے علاوہ بھی آج کل ہمارے مربیان سے حالات حاضرہ کے متعلق سوال کئے جاتے ہیں اس لئے حالات حاضرہ کے متعلق اور جس مجلس میں جائیں اس کی واقفیت ضرور حاصل کر کے جانا چاہئے۔

حضور انور نے ایک مثال بیان کر کے فرمایا جو شخص کسی غلطی کا ارتکاب کرتا ہے۔ جب وہ غلطی کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور جاتا ہے، اس کے آگے جھکتا ہے اور اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہوئے ندامت کا اظہار کرتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور پہلے سے زیادہ اس پر رحم کرتا ہے۔ پس ایک مومن کو بھی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپناتے ہوئے جہاں بھی دیکھیں کہ اپنے وہ بھائی جنہوں نے قصور کئے ہوئے ہیں، اگر وہ سچے دل سے معافی مانگنے آتے ہیں، قصوروں کا اعتراف کرتے ہیں تو ان سے صرف نظر کرنی چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی ان کیلئے دعا بھی کرنی چاہئے اور جو نہیں معافی مانگ رہے ان کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بھی اور ہماری بھی غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہم سے صرف نظر کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسان کا کردار ہر حالت میں مضبوط ہونا چاہئے۔ ایک واقعہ بیان کر کے حضور انور نے اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق قائم کرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ پس بندے کو اللہ تعالیٰ سے دوستی کرنی چاہئے اس سے محبت کرنی چاہئے، ترقی کی راہ یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو خدا کے ہاتھ میں دے دے اور جس طرف وہ لے جانا چاہے اس طرف چلتا جائے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود ایک سچے مومن کی مثال سچے دوست سے دیتے تھے۔ ایک واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ انسان سے بڑھ کر سچی دوستی اللہ تعالیٰ سے قائم کرنی چاہئے کہ وہ اپنی جان، مال اور اپنی ہر چیز کی قربانی کے لئے تیار رہے۔ اصل تعلق یہ ہے کہ عسر اور یسر دونوں حالتوں میں استوار رہے اور اس میں کوئی فرق نہ آئے۔ پس وہ لوگ جو نمازوں کے حق ادا نہیں کرتے انہیں اپنے جائزے لینے چاہئیں اور جو لوگ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا نہیں کرتے انہیں اپنے جائزے لینے چاہئیں۔ فرمایا کہ جو لوگ اپنے ملکوں میں تنگیوں کے باعث احمدیت کی وجہ سے یہاں یورپ میں آئے ہیں انہیں زیادہ سے زیادہ جماعت کی خدمت کے لئے آگے آنا چاہئے لیکن وہ اسے بھول جاتے ہیں اور بعض دفعہ اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ نہ اچھے عابد ہیں اور نہ سچے وفادار ہیں۔ وفا تو تنگی اور آسائش دونوں حالتوں میں اعلیٰ معیار کی ہونی چاہئے۔ فرمایا کہ اگر ہم نے حضرت مسیح موعود سے عہد بیعت اس لئے کیا ہے کہ ہم آپ کے کام میں آپ کے مددگار بنیں گے تو پھر ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آنا چاہئے، اپنی محبت کے اظہار کرنے چاہئیں، اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنی چاہئیں، اپنی وفاؤں کے معیار اونچے کرنے چاہئیں اور اسی طرح ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین